کتاب التوحید

حصہ اوّل

قرآنی آیت—۱

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ. مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف اور صرف میری عبادت کریں۔ نہ میں ان سے روزی چاہتا ہوں نہ میری یہ چاہت ہے کہ یہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے۔"[3]

الفاظ کی تشریح:

علامہ محمد بن عبدالعزیز القرعاوی رحمہ اللہ کی شرح:

الْجِنُّ	وہ مخلوق جو انسانوں کی نظروں سے اوجھل اور پوشیدہ ہے۔
الْإِنْسُ	بنی آدم یعنی انسان۔
يَعْبُدُونِ	یعنی اللہ کو ایک مانتے ہیں (توحید پر کاربند رہتے ہیں)۔ اور عبادت ایک جامع اصطلاح ہے جو ہر اس قول و فعل کو شامل کرتی ہے جو اللہ کو پسند ہو اور جس سے وہ راضی ہو، خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی۔[4]

[3] سورۃ الذاریات آیۃ: ٥٦-٥٨.

[4] بعض اہلِ علم نے فرمایا ہے کہ عبادت ایک ایسی اصطلاح ہے جو اللہ کے لیے کامل محبت اور اس کی انتہا، اور اللہ کے سامنے کامل عاجزی اور اس کی انتہا، دونوں کو یکجا جمع کرتی ہے۔ پس وہ محبت جو عاجزی سے خالی ہو، یا وہ عاجزی جو محبت سے خالی ہو، عبادت نہیں کہلاتی۔ بلکہ عبادت وہی ہے جو ان دونوں امور (محبت اور عاجزی) کے کمال کو جمع کرے۔

مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ	اللہ نے اُن سے یہ نہیں چاہا کہ وہ خود اپنا رزق مہیا کریں یا دوسروں کو رزق دیں۔
وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ	اور نہ ہی اس نے ان سے یہ چاہا کہ وہ خود کو کھانا کھلائیں یا دوسروں کو کھلائیں۔ بلکہ اس نے رزق دینے اور کھانا کھلانے کا معاملہ اپنی ذات کی طرف منسوب کیا، کیونکہ تمام مخلوقات اللہ کے عیال ہیں۔ پس جو کوئی انہیں کھانا کھلائے، گویا اس نے رب عزوجل کو کھانا کھلایا۔
الرَّزَّاقُ	اپنی مخلوق کو بہت زیادہ رزق دینے والا۔
ذُو الْقُوَّةِ	طاقت اور قوت کا مالک۔
الْمَتِينُ	نہایت مضبوط اور انتہائی طاقت والا۔

اجمالی تشریح:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں خبر دیتا ہے کہ اُس نے ہی جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا ہے، اور اُن کی پیدائش کی حکمت یہ ہے کہ وہ اُس کی عبادت میں اُسے یکتا مانیں اور اُس کے سوا ہر چیز کا انکار کریں۔ اُس نے اُنہیں اپنی ذات کے نفوذ کی مصلحت کے لئے پیدا نہیں کیا، بلکہ محض عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اُس نے ان کے رزق کی ذمہ داری خود لی، اور وہ اپنے وعدے میں سچا ہے، اسے پورا کرنے پر قادر ہے، کیونکہ وہ قوت کا مالک اور نہایت مضبوط اور انتہائی طاقت والا ہے۔

فوائد:

۱. جنوں اور انسانوں کی پیدائش کی حکمت یہ ہے کہ اللہ کو عبادت میں یکتا مانا جائے (کہ وہ صرف اور صرف اللہ ہی کی عبادت کریں)۔
۲. جنوں کے وجود کا اثبات۔
۳. اللہ تعالیٰ کا اپنے مخلوق سے کامل طور پر بے نیاز ہونا۔
۴. رزق کا اصل سرچشمہ اور ماخذ اللہ ہے، لیکن بندے کو اس کے اسباب اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
۵. اللہ تعالیٰ کے دو ناموں کا اثبات: الرَّزَّاقُ اور الْمَتِيْنُ۔

توحید کے ساتھ اس آیت کی مناسبت (اس آیت اور توحید کا باہمی تعلق):

یہ آیتِ کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جنوں اور انسانوں کی پیدائش کی (اصل) حکمت یہ ہے کہ اللہ کو عبادت میں یکتا مانا جائے (صرف اللہ کی عبادت کی جائے) اور اُس کے سوا ہر ایک کا انکار کیا جائے۔

مباحثہ:

۱. مندرجہ ذیل الفاظ کی تشریح کیجیے:

الجن، الإنس، ليعبدون، ما أريد منهم من رزق، وما أريد أن يطعمون، الرزاق، ذو القوة المتين-

۲. آیت کی ایک اجمالی تشریح کیجیے۔
۳. اس آیت سے چار فوائد نکالیے اور ہر فائدے کے ساتھ اس کا مأخذ (حوالہ) بھی ذکر کیجیے۔

۴. توحید کے ساتھ اس آیت کی مناسبت کو واضح کیجیے۔